بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

ٹیلیفون نمبر ۳۱

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳	۱۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ھش	۲۹ صفر ۱۳۶۴ھ	۱۳ فروری ۱۹۴۵ء	نمبر ۳۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

کل (۱۳ فروری) سے حضور حسب معمول بعد نماز عصر درس قرآن کریم دینگے انشاء اللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا بہتر ہے فالحمد للہ

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج اچھی ہے۔ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو آج بخار تو نہیں ہے۔ لیکن شدید نزلہ کی شکایت ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے

آج مکرم الحاج مولوی نذیر احمد صاحب ۹ سال کے بعد سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغ احمدیت کی شاندار خدمات بجالانے کے بعد واپس تشریف لائے۔ مفصل صہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۹ صفر ۱۳۶۴ھ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ

(رقمزدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

حضرت نواب صاحب مرحوم سے مجھے سب سے اول ۱۹۰۲ء میں ملنے کا اتفاق ہوا۔ اسکے بعد جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں سلسلہ کے مدرسہ تعلیم الاسلام کا ڈائرکٹر مقرر فرمایا۔ اور انہوں نے اس سکول کو ترقی دیکر قادیان میں کالج بنا دیا۔ تو میں ان کے ماتحت کالج کا منیجر اور پروفیسر اور ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر ہوا۔ تو ان کے ساتھ کام کرنے کا بہت موقعہ ملتا رہا۔ باوجود ایک نواب ہونے کے ان کی طبیعت میں جو انکسار اور خاکساری تھی۔ اس کا مجھ پر بہت اثر ہوتا تھا۔ حضرت مرحوم بہت اعلےٰ درجہ کی انتظامی لیاقت رکھتے تھے۔ انہوں نے قادیان میں کالج قائم کر دیا۔ جو دو سال تک جاری رہا۔ اور پانچ لڑکے ۱۹۰۴ء میں امتحان ایف۔ اے میں شامل ہوئے اور سب کے سب کامیاب ہو گئے۔ انہی میں حافظ صوفی غلام محمد صاحب اور ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب بھی تھے۔ جب نواب صاحب کو اپنی بعض ضرورتوں کے واسطے مالیر کوٹلہ جانا پڑا۔ اور تعلیم سلسلہ کا کام مولوی محمد علی صاحب اور دیگر احباب کی انجمن کے سپرد ہوا۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے کالج بند کر دیا اور پھر صرف اسکول ہی رہ گیا۔ یہاں تک کہ اب حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ سے پھر کالج بن گیا۔ اللھم زد فزد

حضرت نواب صاحب مرحوم میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ مگر جن کی وجہ سے وہ مجھے بہت پیارے لگتے۔ وہ ان کا اعلےٰ درجہ کا اخلاص تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رکھتے تھے۔ وہی عاشقانہ محبت تھی۔ جس نے ان سے وطن چھڑایا۔ جاگیریں اور جائدادیں چھڑائیں۔ نوابوں اور امیروں اور بادشاہوں کے تعلقات چھڑائے وہ نوابی کو ترک کر کے کوچۂ یار میں فقیرانہ زندگی بسر کرنے کے لئے آ بیٹھے۔ اور باوجود مشکلات اور تکالیف کے آخر دم تک اس پاک تعلق کو نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ نباہا۔ جو انہیں خاندان نبوت کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصیب ہوا۔

مرحوم علمی مذاق کے انسان تھے۔ اعلیٰ درجہ کی علمی اخلاقی۔ دینی کتابیں ہمیشہ منگواتے رہتے اور ان کے کتب خانہ میں موجود رہتیں۔ ان میں سے بہت سی کتابیں انہوں نے مرکزی لائبریری کو بھی عطا کیں۔ چنانچہ بڑی انسائیکلوپیڈیا ۲۵ جلد والی جو اس وقت لائبریری میں موجود ہے مرحوم کی ہی عطا کردہ ہے۔ حضرت مرحوم کسی نہ کسی عالم کو ہمیشہ تنخواہ دے کر اپنے پاس رکھتے۔ اور دینی کتب سنتے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت حافظ روشن علی صاحب سالہا سال مالیر کوٹلہ اور قادیان میں ان کے پاس رہے۔

حضرت نواب صاحب کے اخلاص کا ایک واقعہ مجھے یاد آتا ہے۔ جو بطور نمونہ درج کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ حیات میں جبکہ اس جگہ کچھ ڈھاب تھی۔ اور کچھ خالی زمین پڑی تھی۔ جہاں اب سید احمد نور صاحب افغان اور حضرت مولوی قطب الدین صاحب (اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل دے) اور بابو محمد وزیر خان صاحب مرحوم مغفور کے مکانات ہیں۔ تو اس زمین پر حضرت نواب صاحب مرحوم نے اپنا مکان بنانے کا ارادہ کیا۔ جب نواب صاحب کے کارکنوں نے اس زمین کی پیمائش کی اور مکان بنانے کی سرحدیں قائم کرنے لگے اور داغ بیل لگائی۔ تو اس پیمائش کا ایک کونہ کسی قدر اس کھیتی کے اندر چلا گیا۔ جو حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ کی مملوکہ تھی اور اس میں کچھ بویا ہوا تھا۔ اور حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم کے زیر انتظام وہ کھیتی تھی۔ حضرت میر صاحب مرحوم نے اس امر پر اظہار ناراضگی کیا۔ کہ یہ کونہ اس کھیتی کی طرف کیوں آیا۔ جب حضرت نواب صاحب مرحوم کو ان کی ناراضگی کا حال معلوم ہوا۔ تو فرمایا۔ ہم قادیان اس واسطے نہیں آئے۔ کہ مکان بنائیں۔ اور اس میں کوئی ایسا امر ہو۔ جو اس خاندان میں کسی کے لئے ناراضگی کا موجب ہو۔ یہ کہہ کر وہ کام بند کرا دیا۔ اور وہاں مکان بنانے کا ارادہ ہی چھوڑ دیا۔ اللہ اللہ کس قدر احتیاط تھی۔ تب ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا بڑا درجہ مسیح موعود علیہ السلام کے قرب کا عطا فرمایا۔

حضرت مرحوم بہت فیاض تھے۔ کئی ایک غرباء اور مساکین کی پرورش خاموشی کے ساتھ کرتے رہتے تھے۔ صحابہ مسیح موعودؑ کے ساتھ بہت محبت سے پیش آتے۔ اور ان کی عزت کرتے۔ نووارد مہمانوں سے جب کبھی ملنے کا اتفاق ہوتا۔ انہیں ضرور تبلیغ کرتے اور ذکر حبیبؑ کی کچھ باتیں سناتے۔ اور سلسلہ حقہ کی تائید میں دلائل بیان کیا کرتے۔

حضرت مرحوم کی عادت تھی کہ جب مساجد میں نماز باجماعت کے لئے آتے۔ تو پچھلی صفوں میں جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔ اور آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرتے۔ مرحوم نمازیں ہمیشہ خشوع خضوع کے ساتھ ادا کرتے اور پابندی کے ساتھ تہجد پڑھا کرتے۔

مرحوم کی خوبیاں اور اوصاف بہت ہیں۔ میں نے چند باتیں لکھی ہیں۔ امید ہے۔ کہ اور دوست بہت سی باتیں لکھیں گے۔

جائداد وقف کرنیوالوں کا معاہدہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کی خاص ضروریات کے لئے جائداد وقف کرنے کی جو تحریک فرمائی ہے۔ اور جس میں شریک ہونے والے اصحاب کی شائع شدہ تعداد ۱۲۱۰ تک پہنچ چکی ہے۔ اور جائداد کی مالیت کا اندازہ کئی کروڑ کا ہے۔ اس کے لئے حسب ذیل معاہدہ تجویز کیا گیا ہے۔ "میں اپنی جائداد اسلام اور احمدیت کی ضرورت کے لئے وقف کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں۔ کہ مطالبہ کے وقت وقف شدہ جائداد میں سے جو جائداد موجود ہوگی۔ اس پر جو حصہ رسدی مطلوبہ رقم میرے ذمہ ڈالی جائیگی۔ میں اسے ادا کرونگا۔ میری وقف شدہ جائداد کی موجودہ قیمت اندازاً ...... ہے اور اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے"

جو اصحاب ابھی تک شریک نہیں ہوئے انہیں بھی اس معاہدہ کے مطابق شرکت اختیار کرکے دینی اور دنیوی

ایڈیٹر۔ غلام نبی

عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان ...

مکرم جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ کی قادیان میں تشریف آوری

قادیان ۱۲ فروری - آج دوپہر کی گاڑی سے مکرم جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ مغربی افریقہ و جناب بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) قادیان تشریف لائے - چونکہ پہلے سے ان کی آمد کی اطلاع پہنچ چکی تھی - ہزاروں احمدی احباب اپنے مجاہد بھائی کو خوش آمدید کہنے کے لئے سٹیشن پر جمع ہو گئے - حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اپنے خادم کی عزت افزائی کے لئے سٹیشن پر تشریف لے گئے - گاڑی لیٹ ہونے کی وجہ سے قریباً اڑھائی بجے پہنچی - گاڑی کے پلیٹ فارم میں داخل ہونے پر احباب جماعت نے اھلاً وسہلاً ومرحبا مبلغ افریقہ زندہ باد - حضرت فضل عمر زندہ باد - بنیر نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے - مولوی صاحب مکرم کے گاڑی سے اترنے پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں ازراہ شفقت و ذرہ نوازی گلے لگا لیا - اور گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا - اس کے بعد جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب نے ہار ڈالا - پھر اور بہت سے احباب نے ان کو ہار ڈالے - جو دوست استقبال کے لئے سٹیشن پہنچے ہوئے تھے - وہ دو دو قطاروں میں ترتیب کے ساتھ بہت دور تک ریلوے روڈ پر کھڑے تھے - مولوی صاحب مکرم نے سب کے ساتھ مصافحہ کیا - پھر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ موٹر میں شہر تشریف لے گئے - پہلے بہشتی مقبرہ گئے - پھر مسجد مبارک میں نفل ادا کر کے اپنے گھر گئے -

مولوی صاحب موصوف دوسری دفعہ یکم فروری ۱۹۳۶ء کو قادیان سے تبلیغ اسلام کے لئے افریقہ تشریف لے گئے تھے - گویا نو سال کے بعد واپس آئے ہیں -

مصلح موعود کی عظیم الشان پیشگوئی کے پورے ہونے کے متعلق ۲۰ فروری کو تمام احمدی جماعتیں جلسے منعقد کریں

اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان کا جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو دی تھی - ہمارے زمانہ میں پورا ہونا ہمارے لئے ایک ایسی سعادت اور باعث فخر امر ہے - کہ ہم اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے - یہ نشان کوئی مقامی یا جماعتی حیثیت نہیں رکھتا - بلکہ اسلام کی صداقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور خدا تعالیٰ کے زندہ اور قادر ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے - اور اس کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا بہترین طریق یہی ہے - کہ اس کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کی جائے - اس کی تفاصیل بیان کر کے لوگوں کو بتایا جائے کہ آج سے قریباً ساٹھ سال قبل اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اعلان فرمایا تھا - وہ آج پوری شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے - اور اس طرح زندہ خدا کا یہ زندہ نشان پیش کر کے لوگوں کے لئے ہدایت پانے کا موقعہ پیدا کیا جائے - اور اسی غرض کے ماتحت یہ تحریک کی گئی ہے - کہ ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء کو ہر جماعت اپنے ہاں پورے اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کرے - اور اس پیشگوئی پر تفصیلی تقریروں کا انتظام کیا جائے تقریروں کے لئے اس پیشگوئی کے مختلف پہلو مختلف دوستوں کے سپرد کر دیئے جائیں - جو ان پر بولنے کے لئے پوری پوری تیاری کریں - اور پھر نہ صرف یہ کہ ہر احمدی اس جلسہ میں شریک ہو اس کے ایمان میں جلا پیدا ہو - اور ہر قسم کا زنگ دور ہو - بلکہ غیر احمدیوں کو بھی کثرت کے ساتھ شامل کیا جائے - تا وہ دیکھیں - کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی کے فرستادہ ہیں -

فضل عمر ہوسٹل یونین کا ہفتہ وار جلسہ

۸ فروری زیر صدارت چوہدری محمد علی صاحب ایم اے جلسہ منعقد ہوا - سعید احمد صاحب نے تقریر کی جس میں احمدی نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے بتایا - کہ وہ وقت نزدیک ہے - جب دنیا میں احمدیت ہی احمدیت نظر آئیگی - محمد اشرف صاحب نے "انسان کی حقیقی خوشی" کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی - اور بتایا کہ حقیقی خوشی خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور اس کی عبادت میں ہے - محمد اکرم صاحب افگار نے اپنی دو نظمیں بعنوان "منظر" اور [illegible] سنائیں - [illegible]

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک ڈائری

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

نقل ڈائری حضرت نواب محمد علی خان صاحب مغفور و مرحوم جو نواب صاحب نے اپنے ہاتھ سے ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء پیر کے دن تحریر فرمائی اور اس خاکسار کو نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے آج ۱۲ فروری ۱۹۴۵ء کو دکھائی - میں ذاتی طور پر نواب صاحب مرحوم کا خط پہچانتا ہوں - اور اب یہ ڈائری الفضل میں شائع کی جاتی ہے -

فروری ۱۹۰۸ء - ۱۷ پیر کا دن

"الحمد للہ کہ آج وہ دن ہے جس روز میرا نکاح حضرت کی بڑی صاحبزادی مبارکہ بیگم صاحبہ سے بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں بالعوض [1] ۰۰۰ر۵۶ روپیہ ہو گیا - یہ وہ فضل اور احسان اللہ تعالیٰ کا ہے کہ اگر میں اپنی پیشانی کو شکر کے سجدے کرتے کرتے گھسا دوں تو بھی خداوند کے شکر سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا میرے جیسا نابکار اور اس کے ساتھ یہ نور - یہ خداوند تعالیٰ کا خاص رحم اور فضل ہے - اے خدا اے میرے پیارے مولا جب تو نے اپنے مرسل [2] کا مجھ کو داماد بنایا ہے اور اس کے لخت جگر سے میرا تعلق کیا ہے - تو مجھ کو بھی نور بنا دے - تاکہ اس کے قابل ہو سکوں"

[1] ۰۰۰ر۵۶ [2] حضور علیہ السلام کو نواب صاحب آپکی زندگی میں مرسل سمجھتے تھے (ناقل)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے خطاب

محمد علی خانؓ نور احمدیت	جماعت احمد کی ممتاز زینت
محمد علی خانؓ مبارک ہو رحلت	زہے مقبرہ جنتی کی سکونت
محمد علی خانؓ خدائی مشیت	ہمیں داغ فرقت تجھے باغ جنت
محمد علی خانؓ مجسم فراست	پئے رشتۂ فقر ترک ریاست
محمد علی خانؓ ہو داماد حضرت	مسیح زمان و نبی طریقت
محمد علی خانؓ ہو فخر جماعت	لقب حجۃ اللہ وحی رسالت

محمد علی خاں وجود نجابت
مجاہد و صابر و راسخ عقیدت

ڈاکٹر فیض علی صابر

لقب حجۃ اللہ وحی رسالت بشمول الف کی شد بہ الف کے ۱۳۲۴ سن ہجری شمسی یعنے ماحمدی ہوتا ہے -

تشخیص بجٹ سال رواں کے متعلق ضروری اعلان

جماعتوں کو تشخیص بجٹ فارم چندہ عام و چندہ جلسہ سالانہ برائے تشخیص چندہ بابت سال ۴۶-۱۹۴۵ء بھیجے جا چکے ہیں - گو اکثر جماعتوں کی طرف سے یہ فارم پر ہو کر موصول ہوئے ہیں - مگر بعض جماعتوں کی طرف سے ابھی تک یہ فارم موصول نہیں ہوئے - لہذا عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ جنہوں نے ابھی تک یہ فارم ہر دو چندہ جات پر کر کے ابھی تک روانہ نہ کئے ہوں وہ اب جلد سے جلد ارسال کریں - تاکہ اُن کے سال رواں کے مشخصہ بجٹ مقرر کئے جا سکیں - (ناظر بیت المال)

حُجَّةُ اللّٰہِ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ دنیوی وجاہت اور اعزاز رکھنے والے لوگوں میں سب سے پہلے بزرگ تھے۔ جن کو حق کی قبولیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا شرف حاصل تھا۔ آپ السابقون الاولون میں سے تھے۔ آپ نے سلسلہ کے کاموں کے لئے بہت بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ اور خود خدا تعالےٰ نے آپ کی تعریف کی۔ تذکرہ صفحہ ۴۳۸ میں لکھا ہے۔

"صبح کی سیر کے وقت نواب صاحب کو مخاطب کر کے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) فرمایا۔ کہ آج رات ایک کشف میں آپ کی تصویر ہمارے سامنے آئی۔ اور اتنا لفظ الہام ہوا

حُجَّةُ اللّٰہِ

یہ امر کوئی ذاتی معاملات سے تعلق نہیں رکھتا اس کے متعلق یوں تفہیم ہوئی۔ کہ چونکہ آپ اپنی برادری اور قوم میں سے اور سوسائٹی میں سے الگ ہو کر آئے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے آپ کا نام حجة اللہ رکھا۔ یعنی آپ ان پر حجت ہونگے۔ قیامت کے دن ان کو کہا جائیگا۔ کہ فلاں شخص نے تم میں سے نکل کر اس صداقت کو پرکھا اور مانا۔ تم نے کیوں ایسا نہ کیا۔ یہ بھی تم میں سے ہی تھا۔ اور تمہاری طرح کا ہی انسان تھا۔ چونکہ خدا تعالےٰ نے آپ کا نام حجة اللہ رکھا۔ آپ کو بھی چاہیئے۔ کہ آپ ان لوگوں پر تحریر سے تقریر سے ہر طرح سے حجت پوری کر دیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات میں بکثرت آپ کی خداداد اعلیٰ صفات کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ رضی اللہ عنہ کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

"چند روز سے نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ قادیان میں آئے ہوئے ہیں۔ جوان صالح الخیال مستقل آدمی ہے ..... میرے رسالوں کو دیکھنے سے کچھ شک و شبہ نہیں کیا۔ بلکہ قوت ایمانی میں ترقی کی۔ حالانکہ وہ در اصل شیعہ مذہب ہیں۔ مگر شیعوں کے تمام فضول اور ناجائز اقوال سے دست بردار ہو گئے ہیں۔ صحابہ کی نسبت اعتقاد نیک رکھتے ہیں ..... الحمد للہ اس شخص کو خوب مستقل پایا۔ اور دلیر طبع آدمی ہے" (مکتوبات جلد پنجم نمبر دوم)

ازالہ اوہام میں تحریر فرمایا۔ "حبی فی اللہ نواب محمد علی خان صاحب رئیس خاندان ریاست مالیر کوٹلہ" "یہ نواب صاحب ایک معزز خاندان کے نامی رئیس ہیں .... سردار محمد علی خانصاحب نے گورنمنٹ برطانیہ کی توجہ اور مہربانی سے ایک شائستگی بخش تعلیم پائی۔ جس کا اثر دماغی اور دلی قوےٰ پر نمایاں ہے۔ ان کی خداداد فطرت بہت سعید اور معتدل ہے۔ اور باوجود عین شباب کے کسی قسم کی حدت اور تندی اور جذبات نفسانی ان کے نزدیک آتے معلوم نہیں ہوتے میں قادیان میں جب کہ وہ ملنے کے لئے آئے اور کئی دن رہے۔ پوشیدہ نظر سے دیکھتا ہوں۔ کہ التزام ادائے نماز میں آپ کو خوب اہتمام ہے۔ اور صلحاء کی طرح توجہ اور شوق سے نماز پڑھتے ہیں اور منکرات و مکروہات سے بکلی مجتنب ہیں۔ مجھے ایسے شخص کی خوش قسمتی پر رشک ہے۔ جس کا ایسا صالح بیٹا ہو کہ باوجود بہم پہنچنے تمام اسباب اور وسائل غفلت اور عیاشی کے اپنے عنفوان جوانی میں ایسا پرہیزگار ہو معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے بتوفیقہ تعالےٰ خود اپنی اصلاح پر آپ زور دے کر رئیسوں کے طریقوں اور چلنوں سے نفرت پیدا کر لی ہے۔ اور نہ صرف اسی قدر بلکہ جو کچھ ناجائز خیالات اور اوہام اور بے اصل بدعات شیعہ مذہب میں پائی گئی ہیں۔ اور جس قدر تہذیب اور صلاحیت اور پاک باطنی کے مخالف ان کا عمل درآمد ہے ان سب باتوں سے بھی اپنے نور قلب سے فیصلہ کر کے انہوں نے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر آپکی اس امداد کا ذکر کرتے ہوئے جو آپ نے الفضل کے اجراء کے وقت پیش فرمائی تحریر فرمایا۔

"تیسرے شخص جن کے دل میں اللہ تعالےٰ نے تحریک کی۔ وہ مکرمی خان محمد علی خان صاحب ہیں۔ آپ نے کچھ روپیہ نقد اور کچھ زمین اس کام کے لیئے دی۔ پس وہ بھی اس رَو کے پیدا کرنے میں جو اللہ تعالےٰ نے الفضل کے ذریعہ چلائی حصہ دار ہیں۔ اور سابقون الاولون میں ہونے کے سبب اس امر کے اہل ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان سے اس قسم کے کام لے۔ اللہ تعالےٰ ان کو ہر قسم کے مصائب سے محفوظ و مامون رکھے اور اپنے فضل کے دروازے ان پر کھولے۔" (الفضل ۴ جولائی ۱۹۲۴ء)

ایک غیر مبایع نے آپ کے تقویٰ و طہارت کے پیش نظر آپ کی خدمت میں اختلافی مسائل کے متعلق تحریر کیا۔ کہ "جناب والا نے حضرت مسیح موعود کو باخدا بزرگ مجدد تسلیم کر کے بیعت کی تھی ..... اس وقت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے وقت میں جو نئے عقائد بمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام تراشے گئے ہیں۔ اور ان کی جماعت ان کو مانتی ہے۔ در اصل وہ مسیح موعود کی اصل تعلیم سے انحراف کرتی ہے۔ پس اس عریضہ کے ذریعہ سے جناب والا کی توجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل دعوے مجدد کی طرف مبذول کرانے کے لئے معروض ہوں ....
آپ چوٹی کے صحابہ ہیں۔ اور آپ کی سچی شہادت تا قیامت رہیگی۔"

اس کے جواب میں حضرت نواب صاحب نے تحریر سے غیر مبایعین پر ہر طرح سے حجت پوری کر دی۔ اور آپ کی یہ تحریر قیامت تک آپ کو حجة اللہ ثابت کرتی رہے گی۔ حضرت نواب صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے لکھا۔

"جواباً عرض ہے کہ میرا مسلک سیدھا سادہ ہے۔ اس لئے مجھے کسی بات میں جھجک نہیں ہوتی ....
میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس وقت بیعت کی ہے۔ میری حالت ایک صاف زمین کی سی تھی۔ جس پر سے پرانے عقائد کا اثر دور ہو چکا تھا ...... میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خط و کتابت کر کے دلائل سے مانا۔ اور میں نے آپ کو ایک راستباز انسان تسلیم کر کے مانا۔ اور جب آپ کو میں نے راستباز مان لیا۔ تو پھر آپ نے جو بھی دعوے کیا۔ اس کو تسلیم کیا۔ آپ کا ازالہ اوہام کے وقت مجددیت کا دعوے تھا۔ میں نے آپ کو مجدد مانا۔ باقی رہی یہ بات کہ میں نے آپ کے مجدد ہونے پر بیعت کی یہ غلط ہے۔ میں نے حضرت اقدس کی بیعت آپ کو راستباز مان کر کی۔ آپ نے کہا کہ میں مجدد ہوں۔ اس لئے میں نے کہا آمنّا ...... بیعت نہ مجددیت پر کی نہ مسیحیت پر۔ بلکہ یہ کہ احمد کے ہاتھ پر کی تھی اور انہی الفاظ سے آپ تمام عمر بیعت لیتے رہے۔ اور آخر تک لیتے رہے۔ ہم نے کیا کیا؟ یہی کہ آپ کو راستباز مانا۔ آپ نے کہا میں مجدد ہوں۔ ہم نے کہا آمنّا۔ آپ نے فرمایا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ ہم نے کہا آمنّا آپ نے فرمایا میں ظلی نبی ہوں۔ ہم نے کہا آمنّا۔ آپ نے مجازی نبی کہا ہم نے آمنّا ہی کہا۔ آپ نے کہا ؎

"من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب"

ہم نے اس پر بھی آمنّا کہا۔ آپ نے فرمایا میں نبی ہوں ہم نے کہا آمنّا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تشریعی نبی نہیں بلکہ متبع نبی ہوں ہم نے کہا آمنّا۔ آپ نے فرمایا میں نے کبھی نبی ہونے سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ میرا انکار صرف شرعی نبی ہونے سے تھا۔ یعنی میں شریعت لانے والا نبی نہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ کا متبع نبی ہوں۔ ہم نے اس پر بھی آمنّا کہا۔ آپ نے فرمایا مجھے نبوت کا درجہ اتباع محمد رسول اللہ اور فیضان محمد رسول اللہ سے ملا ہے۔ میں غلام ہوں محمد رسول اللہ آقا ہیں ہم نے کہا آمنّا۔ آپ نے فرمایا میرا خیال تھا۔ جیسا کہ عام خیال ہے۔ کہ اب نبی نہیں آسکتا۔ مگر مجھے متواتر وحی سے مجبور ہونا پڑا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ میں نبی ہوں۔ اور امت محمدیہ میں پہلے مجددین پر نبی کا لفظ نہیں بولا گیا۔ یہ شرف محض مجھے ہی عطا فرمایا گیا ہے۔ ہم نے اس پر بھی آمنّا کہا۔ آپ نے فرمایا میں نبی ہوں اور امتی بھی ہوں۔ ہم نے اس پر بھی آمنّا کہا۔ خلاصہ یہ کہ حضرت نے جو کچھ دعوے کیا ہم نے آمنّا کہا۔ آپ نے اپنے آپ کو محمدؐ کہا ابراہیمؑ کہا۔ موسیٰؑ کہا۔ عیسےٰ المسیح موعود کہا۔ نوحؑ کہا۔ مہدی کہا اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کہا۔ کرشن فرمایا۔ ہم اس

سب دعووں پر ایمان لائے۔ وجہ یہ کہ ہم نے حضرت کو راستباز مانا۔ پھر جو آپ نے فرمایا۔ اس پر ایمان لائے۔ باقی آپ ایک مجددیت کا ذکر کرتے ہیں۔ اسی زمانہ میں جب ازالہ اوہام چھپتا تھا۔ ہمارا عقیدہ تھا۔ اور ہم تیار تھے۔ کہ اگر حضرت دعویٰ فرماتے کہ ناسخ شریعت محمدیہ ہوں۔ تو ہم یہ بھی ماننے کو تیار تھے۔ ...... اس لئے یہ کہنا کہ ہم نے مجدد ہونے پر بیعت کی۔ یہ غلط ہے ہم نے حضرت کی بیعت کی کہ جس کو خدا کی بیعت سمجھا یداللہ فوق ایدیھم کیونکہ اصل میں ہم نے مرزا غلام احمد کی بیعت نہ کی تھی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کی بیعت کا واسطہ تھا۔ چنانچہ بیعت کے الفاظ اس کے شاہد ہیں کہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ یہ نہیں کہ میں احمد کی بیعت کرتا ہوں۔ یہ بیعت دراصل خدا کی بیعت اور خدا سے عہد تھا۔ اور ہے۔ ...... ہم تو حضرت کے تمام دعاوی پر ایمان لائے اور حضرت کے درجہ کو نہ بڑھاتے ہیں اور نہ گھٹاتے ہیں۔ ہم ٹکڑوں کو نہیں لے بیٹھتے کیونکہ تومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ پر ہمارا عمل نہیں ہم نے مجموعۃً جو کچھ بھی حضرت نے فرمایا۔ اس پر اٰمنّا کہا۔ اور یہی ہمارا ایمان ہے۔ معلوم نہیں آپ کو نبوت پر کیوں جھجک ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں نبوت کا سلسلہ جاری رہنے سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ثابت ہوتی ہے۔ اور ایسا نہ ہونے سے ہتک"۔

حضرت نواب صاحب کی یہ تحریر اسلام اور احمدیت کی صداقت میں ایک حجت تھی حجت ہے۔ اور حجت رہیگی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو حجۃ اللہ کہا۔ اور آپ نے اپنے عمل سے حجۃ اللہ بن کر دکھایا۔ خاکسار عبدالحمید آصف

وصیت میں اضافہ

محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بیگم جناب ملک عمر علی صاحب نے پہلے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی تھی۔ اب ۱/۲ حصہ کی کر دی ہے۔ دوسرے موصی و موصیہ حضرات کو بھی چاہئے کہ اس قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ "مصلح موعود" کا جواب

کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح موعود ہونے کی نفی کی ہے

۵

مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔ "انہوں (یعنی جماعت احمدیہ) نے اس طرفہ پر اور طرہ لگایا کہ مرزا صاحب کے پسر اول میاں محمود احمد کو مصلح موعود مان لیا۔ حالانکہ مرزا صاحب اس کے مصلح موعود ہونے کی نفی کر چکے ہیں۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴-۱۵" (رسالہ مصلح موعود صفحہ ۹)

معزز ناظرین: ہم ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴-۱۵ کا پورا اقتباس پہلے درج کر چکے ہیں۔ آپ ان الفاظ پر غور فرمائیں اس عبارت کے سیاق پر نظر ڈالیں تو آپ پر واضح ہو جائیگا۔ کہ اس عبارت میں دلالۃ النص یا عبارۃ النص کسی طور سے بھی یہ ذکر نہیں کہ حضرت امیر المومنین مرزا محمود احمد صاحب، ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مصلح موعود نہیں۔ یہ مولوی صاحب کا تحکم ہے۔ کہ وہ اس عبارت سے نفی نکال رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے مصلح موعود ہونے کی نفی نہیں کی۔ بلکہ قطعی طور پر اثبات فرمایا ہے۔ جس کے لئے چند دلائل درج ذیل ہیں

دلیل اول

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ولادت باسعادت کے روز یعنی ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ایک اشتہار "تکمیل تبلیغ" کے زیر عنوان شائع کیا۔ جس میں تحریر فرمایا۔

"آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق جمادی الاول ۱۳۰۶ھ ہجری روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کریگا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کریگا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرلے"۔ (اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

اس عبارت سے عیاں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ولادت کے وقت ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو مصلح موعود سمجھا تھا اور اسی لئے ان کو بطور تفاؤل مصلح موعود کے مقررہ نام بشیر اور محمود سے نامزد فرمایا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کے نزدیک مصلح موعود کا "مقررہ مدت" کے اندر پیدا ہونا ضروری تھا۔ اور آپ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو پیدائش کے دن ہی غالب گمان کے طور پر مصلح موعود قرار دیا ہے۔

دلیل دوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۴ء میں یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ولادت سے پانچویں سال میں تحریر فرمایا۔ "ان لی کان ابناً صغیراً وکان اسمہ بشیر اً فتوفاہ اللہ فی ایام الرضاع واللہ خیر وابقی للذین آثروا سبل التقوی والارتیاع فالھمت من ربی انا نردہ علیک تفضلاً علیک وکذالک رأت امہ فی رؤیاھا ان البشیر قد جاء وقال انی اعانقک اشد المعانقۃ ولا افارق بالسرعۃ فاعطانی اللہ بعدہ ابناً آخر وھو خیر المعطین فعلمت انہ ھو البشیر وقد صدق الخبیر فسمیتہ باسمہ واری حلیۃ الاول فی جسمہ"۔ (سر الخلافۃ صفحہ طبع دوم)

ترجمہ:۔ میرا ایک چھوٹا بیٹا تھا جس کا نام بشیر تھا خدا نے اسے شیر خوارگی میں ہی وفات دی۔ تقویٰ اور خوف خدا کے راستوں کو ترجیح دینے والوں کے لئے اللہ ہی بہتر اور باقی ہے۔ تب مجھے الہام ہوا۔ کہ ہم اسے بطور احسان لوٹا دیں گے۔ اسی طرح اس کی والدہ نے رؤیا میں دیکھا کہ بشیر آگیا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں آپ سے معانقہ کرونگا اور اب جلد چھوڑ کر نہ جاؤنگا۔ تب اس کے بعد مجھے دوسرا فرزند (بشیر ثانی) بخشا اور وہ بہتر عطا کرنے والا ہے۔ اس پر مجھے کامل علم ہو گیا۔ کہ یہی (دوسرا لڑکا) بشیر ثانی ہے۔ اور خدا کا وعدہ پورا ہو گیا۔ سو میں نے اس دوسرے بیٹے کا نام بھی بشیر ہی رکھا مجھے اس کے جسم میں بھی پہلے بشیر کا حلیہ دکھائی دیتا ہے"

اس عبارت سے یہ باتیں ثابت ہیں (الف) بشیر اول کی وفات پر الہامی طور پر بشیر ثانی کی ولادت کی خبر دی گئی اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے رؤیا میں اسے عمر پانے والا اور بلاتوقف پیدا ہونیوالا قرار دیا گیا (ب) دوسرا بیٹا پیدا ہوا۔ اس الہام اور رؤیا کی بناء پر اسی کا نام بشیر ثانی رکھا گیا (ج) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قطعی طور پر معلوم ہو گیا۔ کہ "انہ ھو البشیر" بشیر ثانی یا مصلح موعود یہی فرزند ہے جو بشیر اول کے بعد بلاتوقف جنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوا تھا۔

پس یہ عبارت نص قطعی ہے۔ کہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں جو اعلان ظن غالب کی حیثیت رکھتا تھا وہ ۱۸۹۴ء میں سر الخلافۃ کی اشاعت کے وقت ایک یقینی اور قطعی علم کی حیثیت میں آگیا۔ گویا کامل انکشاف ہو چکا تھا۔

دلیل سوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی سال بعد رسالہ سراج منیر مطبوعہ مئی ۱۸۹۷ء میں صاف طور پر شائع فرمایا کہ:۔

الف "پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائیگا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔" (سراج منیر صفحہ ۳۴)

(ب) "سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلاتوقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہو گیا۔ کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے اگر خدا کا خوف ہے۔ تو پاک دل کے ساتھ سوچو۔" (حاشیہ سراج منیر صفحہ ۳۴)

ان دونوں عبارتوں سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کو "پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہونے والا فرزند اور بشیر اول کے بعد بلاتوقف پیدا ہونیوالا فرزند قرار دیتے ہیں اور یہ دونوں امر مصلح موعود کے

نشان ہیں۔ گویا ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے تفاؤل کو بطور حقیقت بیان فرماتے ہیں۔

دلیل چہارم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بشیر اول کی وفات پر مخالفین کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے ۱۸۸۸ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ "دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں"۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترہویں سال میں ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰)

کتنی واضح اور فیصلہ کن عبارت ہے۔ کہ جنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہونے والا فرزند ہی بشیر ثانی اور محمود ہے۔ وہی عمر پانے والا مصلح موعود ہے۔ تب ہی تو ہر موقعہ پر اس کے سالوں کا ذکر ہوتا ہے۔ الغرض ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں اگر مزید انکشاف کا احتمال باقی تھا۔ تو سر الخلافہ۔ سراج منیر اور حقیقۃ الوحی کے ان اقتباسات نے فیصلہ کر دیا۔ کہ حضور علیہ السلام کا وہ اجتہاد درست اور الہٰی منشاء کے عین مطابق تھا۔ اور مصلح موعود سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ ہی ہیں۔ اندریں حالات مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ لکھنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے مصلح موعود ہونے کی نفی کی ہے۔ حقیقت کے سراسر خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اجتہاد الہامی تعیین اور خدائی فعلی شہادت سب اس پر متفق ہیں۔ کہ سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ ہی مصلح موعود ہیں۔ اور آپ ہی پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مصداق ہیں۔ اور آپ نے ہی خارق عادت طور پر تین کو چار کیا۔ الآن قد تبین الحق وماذا بعد الحق الا الضلال۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

خدا تعالےٰ کا ایک زندہ نشان

(۱)

عین اس وقت جبکہ لوگ خدا سے دور ہو چکے تھے۔ جبکہ مذہب ان کے لئے جائے تمسخر اور خدائے ذوالجلال کی ہستی ان کے لئے ایک مضحکہ بن رہی تھی۔ جبکہ وہ اپنی انتہائی بے عقلی کو خردمندی اور خدا تعالےٰ پر ایمان لانے والوں کی عقلمندی کو ناسمجھی قرار دے رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے اپنا ایک عظیم الشان نشان دنیا میں ظاہر کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود کا ظہور یقیناً خدا تعالےٰ کا ایک زندہ نشان ہے۔ ایسا نشان کہ جسے دیکھ کر انکار کی گنجائش نہیں۔ کیسی خوش قسمت ہے۔ جماعت احمدیہ کہ خدا تعالےٰ نے اس میں اپنا یہ نشان قائم فرمایا۔ اور آج ہم ساری دنیا کو مخاطب کر کے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس نشان کی نظیر لاؤ۔ اور اگر نہ لا سکو۔ تو پھر اس خدا کے دروازہ پر اکٹھے ہو جاؤ۔ جس نے ساری دنیا کو بلانے کے لئے اور اپنے وجود کا قائل کرنے کے لئے یہ عظیم الشان نشان ظاہر کیا ہے۔ یہ کوئی اتفاقیہ بات نہیں تھی۔ کوئی اٹکل نہیں تھی۔ کسی منجم کی بڑ نہیں تھی۔ بلکہ یہ نشان اپنے اندر ایک وسیع سلسلہ پیشگوئیوں کا رکھتا ہے۔ جس طرح نظام عالم کو دیکھ کر اسکی باریک در باریک تفصیلات کا ملاحظہ کر کے ایک محکم ترتیب اور ایک پائندہ ترکیب پر نظر کر کے ہمیں خدا کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔ اور ہم اس سارے کارخانہ کو محض اتفاقیہ نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح مصلح موعود کی پیشگوئی بھی ایک لمبا سلسلہ ہے اخبار غیبیہ کا جن کے تسلسل پر نظر کرنے سے خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے قادر مطلق ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

(۲)

وجہ تخلیق کائنات عالم سیدنا و نبینا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آنے والے مسیح کے متعلق فرمایا۔ یتزوج و یولد لہ کہ وہ شادی کریگا۔ اور اس کا بیٹا ہوگا۔ بظاہر یہ الفاظ معمولی نظر آتے ہیں۔ لیکن اس حکیم انسان کا یہ قول جو ساڑھے تیرہ سو برس بعد پورا ہونے والا تھا۔ بہت بڑی عظمت اور شان رکھتا ہے۔ اگر ہم ان الفاظ سے صرف مراد لیں۔ کہ مسیح موعود شادی کرے گا۔ اور اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ تو اپنی ناسمجھی کا اظہار کرینگے۔ شادیاں دنیا میں ہوتی ہی ہیں۔ بیٹے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ مسیح موعودؑ کی خصوصیت اس میں کیا ہوئی۔ پس جب یہ امر بطور نشان پیش کیا جا رہا ہے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ یہ عام شادی نہیں ہوگی۔ اور نہ یہ بیٹا معمولی انسان ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مسیح موعودؑ ایک عظیم الشان خاتون سے شادی کرے گا۔ اور مسیح موعودؑ کا ایک عظیم الشان بیٹا ہوگا۔ اور یہی حقیقی مدعا ہے۔ ان الفاظ کا۔ کیونکہ وہ انسان جو جوامع الکلم تھا۔ جس کے ایک ایک فقرہ میں معرفت کے ان گنت رموز پنہاں ہوتے تھے۔ اس کے کسی قول کے غیر حکیمانہ معنے کرنا اسکی شان و مرتبت کے خلاف ہے۔ پس مسیح موعودؑ کا یہ ایک بہت بڑا نشان تھا۔ کہ اس کا ایک بیٹا اسکی صداقت۔ اس کے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت اور خدا تعالےٰ کے وجود کی صداقت کا گواہ ٹھہریگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمودہ کے مطابق اور خدا تعالےٰ سے الہام پا کر ایک بیٹے کی پیشگوئی کی۔ اور خدا تعالےٰ نے اس نشان کی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ بیان فرمائی۔ کہ "تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔"

(۳)

لاریب یہ خدا تعالےٰ کا زندہ نشان ہے۔ اگر صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے وقت سے ہی شمار کیا جائے۔ تو یہ ایک ایسا نشان ہے۔ جو عرصہ ساٹھ سال پر ممتد ہے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس کے ہاں ایک خاص مدت کے اندر ایک ایسا بیٹا پیدا ہوگا۔ جو زندہ رہے گا۔ جو نیک ہوگا۔ جس میں اسکی پیدائش سے بھی پہلے کی بیان کردہ یہ صفات پائی جائینگی۔ یعنی سخت ذہین و فہیم۔ دل کا حلیم۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر۔ جس کا نزول بہت مبارک اور موجب ظہور جلال الہٰی۔ جلد جلد بڑھنے والا۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب۔ قوموں کو برکت دینے والا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پانے والا۔ یہ الفاظ اس نشان کی عظمت اور شان کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور اسے عالمگیر حیثیت دیتے ہیں۔ کہ اس پسر نے زمین کے کناروں تک شہرت پانا اور اقوام عالم کو برکت دینا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں۔ بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔" (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پس اس زندہ نشان کی عظمت دنیا میں ظاہر کرنا اور بار بار ظاہر کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اس نشان کو کھول کھول کر عمدہ سے عمدہ پیرایہ میں اچھی طرح واضح کر کے پیش کریں۔ اور بتائیں۔ کہ آج خدا کو دیکھنا ہے۔ تو آؤ اور مصلح موعود کے وجود میں دیکھو۔ خدا تعالےٰ نے اس عظیم الشان انسان کی عظمت بیان کرنے کے لئے جو الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ ان سے زیادہ زوردار الفاظ کوئی نہیں ہو سکتے۔ فرمایا۔ کان اللہ نزل من السماء۔ یعنی اس کے ساتھ روح القدس ہوگی۔ اور نشانات اس کے دائیں اور اس کے بائیں۔ اس کے آگے اور اس کے پیچھے اس کثرت سے ہونگے۔ کہ حقیقت شناس انسانوں کو یوں معلوم ہوگا۔ کہ گویا خدا آسمان سے اتر آیا ہے۔ سبحان اللہ۔ یہ کتنا بلند مقام ہے۔ پس یہ نشان ایسا ہے۔ کہ ہم بار بار اسے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ تا جس مقصد کے لئے یہ نشان ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ پورا ہو۔

(۴)

یہ گذارش اس لئے کی گئی ہے۔ کہ تا احباب جماعت کی توجہ اس نشان کی عظمت اور شان کی طرف منعطف کرائی جائے۔ اور تا اہل قلم احباب کی خوابیدہ قوتیں حرکت میں آئیں۔ اور اس زندہ نشان کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس نشان کی تفصیلات کا مطالعہ نظر غائر سے کریں۔ اور کرتے چلے جائیں۔ خود سوچیں غور کریں۔ اور پھر دوسروں کو اس نشان کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی طرف بلائیں۔ مصلح موعود کا ظہور اس وقت ہوا ہے جبکہ دنیا کی قومیں۔ جنگ کے عذاب کی بھٹی میں پگھلائی جا رہی ہیں۔ اور اب انہیں نئے سانچے میں ڈھالا جائیگا۔ خدا تعالیٰ نے اسی زمانہ کے لئے مصلح موعود کا ظہور مقدر کر رکھا تھا۔ تا کہ وہ قوموں کو برکت دے۔ اور اسیروں کو رستگاری بخشے۔ پس وقت ہے۔ کہ ہم اس نشان کو دنیا میں تواتر اور تکرار سے پیش کریں۔ حتیٰ کہ وہ وقت آ جائے۔ جب دنیا کی ساری قومیں برکت پا جائیں۔

(۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس

نشان کے متعلق فرمایا۔ کہ " اے وے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا۔ حیرانی میں مت پڑو۔ بلکہ خوش ہو۔ اور خوشی سے اچھلو۔ کہ اس کے بعد اب روشنی آئیگی۔" (سبز اشتہار ص۱۷)

اور درحقیقت یہ نشان جماعت کے لئے بڑی خوشی کا سامان ہے۔ کیونکہ یہ انسانی پیدائش کے مقصد کے حصول کے دن کو قریب لانے والا۔ منکرین پر اتمام حجت کرنے والا۔ خدا اور اس کے رسول کی صداقت قائم کرنے والا اور دنیا کو ہر قسم کی برکتوں سے بھر دینے والا ہے۔ اس سے زیادہ خوشی کا باعث اور کیا ہو سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضورؑ نے فرمایا۔ کہ " خوش ہو اور خوشی سے اچھلو۔" خوشی سے اچھلتا انسان تبھی ہے۔ جب غیر معمولی خوشی اس کے اعضاء اور اسکی حرکات پر غالب آکر اسے بے قابو کر دے۔ جس سے اسکی دیوانہ وار حرکات دیکھنے والوں کو اس کیفیت مسرور سے آگاہ کریں۔ جو اس کے دل کو ہے۔ بے شک اچھلنا اور کودنا بظاہر خلاف وقار حرکات ہیں۔ لیکن اس موقع پر زیادہ سے زیادہ خوشی کا اظہار کرنا خدا تعالےٰ نے جائز قرار دیا ہے۔ اور یہ تو اس وقت کی بات ہے۔ جب مصلح موعود کا ظہور نہیں ہوا تھا۔ اب جبکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ دن دکھا دیا۔ اور وہ دن جس کی انتظار کنواریاں انیس صدیوں سے کرتی آرہی تھیں۔ آگیا۔ تو پھر ہم جسقدر بھی خوشی کریں۔ کم ہے۔ مگر کتنے ہیں جنہوں نے اس موقعہ پر حقیقی خوشی کا مظاہرہ کیا۔ کتنے ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے اس نشان کو منکرین کے آگے رکھا۔ اور دہریوں سے خدا کا وجود منوایا۔ اور اس کے ذریعہ خدا کے کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کیا۔ اس کا جواب ہر ایک کو اپنے نفس سے پوچھنا چاہیئے۔

(خاکسار ناصر احمد واقف تحریک جدید)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۹۲۷ منکہ امۃ القیوم مبارکہ بیگم زوجہ پیر انوار الدین صاحب قوم مغل برلاس عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال فیروزپور شہر ڈاکخانہ فیروزپور شہر ضلع فیروزپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کل جائیداد جو کہ غیر منقولہ ہے مندرجہ ذیل ہے۔ جس کے ⅛ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد میری ثابت ہو اس کے بھی ⅛ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز مجھے پانچ روپے ماہوار بھی ملتے ہیں۔ میں ان کا بھی ⅛ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔

(۱) گلوبند طلائی ایک عدد وزنی ۳½ تولہ قیمت ۲۴۵/- روپے
(۲) چوڑیاں ” ۸ ” ” ۵ ” ” ۳۵۰/- ”
(۳) سوئی ” ۱ ” ” ۱ ” ” ۷۰/- ”
(۴) انگوٹھیاں ” ۶ ” ” ۲ ” ” ۱۴۰/- ”
(۵) جھومر ” ۱ ” ” ۲ ” ” ۱۴۰/- ”
(۶) نیکلس ” ۱ ” ” ۵ ” ” ۳۵۰/- ”
(۷) نتھ ” ۱ ” ” ۲ ” ” ۱۴۰/- ”
(۸) کانٹے ” ۲ جوڑی ۲ ” ” ۱۴۰/- ”
(۹) نعنیاں ۱ ” ” ۳ ” ” ۲۴۰/- ”
(۱۰) پازیب نقرئی ۱ جوڑی ۲۰ تولہ ” ۲۵/- ”
(۱۱) چھیاں ۱۷ ” ۱۵ ” ” ۱۸/۱۲/- ”
کپڑے سینے کی مشین ایک عدد ۲۰۱/- ”
نقد روپیہ ۲۰۱/- ”
حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- ”

کل میزان ۳۴۴۰-۱۲-۰ روپے

الامۃ امۃ القیوم۔ گواہ شد۔ پیر انوار الدین خاوند موصیہ گواہ شد:۔ پیر اکبر علی۔ ۲۹-۱۰-۴۴

نمبر ۸۱۹۷ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ عبد السلام صاحب قوم جٹ گھیکھے عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلول پور چک ۱۲۷ رکھ برانچ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے میرا مہر ۲۲½ روپے ہے جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میرے پاس کانٹے طلائی ۹ ماشہ قیمتی ۵۲/ روپے اور اس کے علاوہ ۷۵ روپے نقد ہیں۔ گویا اس طرح کل رقم ۱۳۶½ روپے ہوئے جس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مگر اس کے بعد میری کوئی اور جائیداد پیدا ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ حمیدہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبد السلام بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد عبد الغنی بقلم خود

نمبر ۸۷۶۲ منکہ عبد الغنی ولد شرف الدین قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن سمبڑیال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اگست ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان واقعہ قصبہ سمبڑیال قیمت اندازاً ۱۵۰۰/ روپیہ جو میری واحد ملکیت ہے دوسرا مشترکہ مکان جس کا چوتھا حصہ اندازاً ۱۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اور زمین واقعہ راج پیلاں قیمتی ۱۰۰۰/- روپیہ۔ ایک بنگلہ ریاست راج پیلاں قیمتی ۲۵۰۰/ روپیہ کل قیمت جائیداد تخمیناً ۶۵۰۰/ روپیہ ہے اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرا پیشہ تجارت ہے۔ جس کی آمدنی کا ⅒ حصہ تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبد الغنی۔ گواہ شد حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ گواہ شد:۔ ملک سراج الدین احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سمبڑیال

نمبر ۸۸۴۵ منکہ عبد الغنی ولد مہر دین صاحب قوم جٹ بلپیار پیشہ زمینداری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلول پور چک ۱۲۷ رکھ برانچ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ پونے سترہ گھماؤں زمین واقعہ بہلول پور ہے اور کچھ زمین واقعہ سیالکوٹ جو کہ قیمتی ۵۰۰/- روپے اس کا بھی مالک ہوں۔ اس کے علاوہ سکنی زمین دس مرلے جس پر کہ مکان خام بنا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ مویشی مبلغ ۳۰۰/ روپیہ کا بھی میں مالک ہوں۔ اس وقت جائیداد مذکورہ پر تقریباً تیرہ صد روپیہ قرضہ ہے۔ میں اپنی اس جائیداد منقولہ و غیر منقولہ مذکورہ بالا کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (دستخط)

میں انشاء اللہ اپنی جائیداد کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کرنیکی کوشش کروں گا۔ العبد:۔ عبد الغنی موصی گواہ شد:۔ عبد السلام بقلم خود برادر موصی۔ گواہ شد صلاح الدین احمد۔

نمبر ۸۷۱۸ منکہ نواب بی بی زوجہ عبد الغنی صاحب قوم جٹ کاہلوں عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلول پور ۱۲۷ رکھ برانچ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میرا مہر جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ ۲۰۰/ روپے ہے۔ اس کے علاوہ جائیداد منقولہ قیمتی مبلغ دو صد روپیہ کی بھی مالک ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میری اور کوئی جائیداد پیدا ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ نواب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبد الغنی بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد عبد السلام بقلم خود

نمبر ۸۷۲۸ منکہ چراغ بی بی بیوہ پیر چراغ شاہ صاحب قریشی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چہدری محلہ گوجرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ حق مہر میں نے اپنے خاوند کو ان کی زندگی میں بخش دیا تھا۔ مجھے اپنے لڑکوں کی طرف سے مبلغ ۱۵/ روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں خدا کے فضل سے تازندگی اپنی آمد کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور لکھ دیتی ہوں کہ اگر میری زندگی میں کوئی میری جائیداد بن جائے یا وفات کے بعد کوئی ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ چراغ بی بی بقلم خود موصیہ گواہ شد محمد اسمٰعیل پسر موصیہ بحروف انگریزی۔ گواہ شد:۔ عبد العزیز ازحتی بقلم خود پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گوجرہ

نمبر ۸۸۰۴ منکہ بشیر احمد ولد چوہدری رحمت علی صاحب قوم جٹ بسر پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ماہ جون ۱۹۳۵ء ساکن کرتو ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ماہ فتح ۱۳۲۳ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جس میں ہم تین بھائی بحصہ برابر شریک ہیں (۱) ۵۰ گھماؤں زرعی زمین قسم چاہی و نہری جدی ملکیت رقبہ واقع موضع کرتو ضلع شیخوپورہ (۲) ہیں گھماؤں اراضی قسم چاہی و نہری خود پیدا کردہ رقبہ واقعہ موضع کرتو (۳) پندرہ گھماؤں اراضی قسم چاہی و نہری خود پیدا کردہ واقع موضع کرتو۔ کل ۸۵ گھماؤں زمین قیمتی اندازاً ۴۲۰۰۰/ روپیہ (جس میں سے کچھ رقبہ بنجر بھی ہے) میں اس جائیداد کے ⅓ کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں لیکن میرا گزارہ محض اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت بصورت ملازمت مبلغ ۱۴۰/ روپیہ ماہوار ہے میں اس ماہوار آمد کا بھی ⅒ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کردی تاکہ سند رہے۔ العبد بشیر احمد چوہدری بقلم خود گواہ شد۔ ... ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد۔ ... بیت المال قادیان

تبلیغی لٹریچر کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ امسال ۱۱ مارچ کو غیر مسلم اقوام میں تبلیغ کا دن ہے۔ اس موقعہ کے لئے حسب ذیل لٹریچر نہایت مفید ہے۔ احباب اسے زیادہ سے زیادہ منگوائیں۔ اور تقسیم کریں۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ قادیان۔

انگریزی لٹریچر

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کا انگریزی ترجمہ Jesus in India شائع کیا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲/-

۲۔ A Present to his Royal Highness the Prince of Wales قیمت فی نسخہ ۱۲/-

۳۔ A Message of Peace قیمت فی نسخہ ۲/-

۴۔ Why I believe in Islam. قیمت فی نسخہ ۲/-

۵۔ An Out Line of The Ahmadiyya Community قیمت فی نسخہ ۲/-

ہندی لٹریچر

۱۔ پیغام صلح ہندی۔ قیمت فی نسخہ ۴/-
۲۔ ورتمان یگ / اس زمانہ کا اوتار۔ قیمت فی نسخہ ۴/-
۳۔ شانتی کا اوتار۔ قیمت " ۱/-
۴۔ بھرم نوارن / مسئلہ تعدد ازدواج از روئے ہندو کتب " ۱/-
۵۔ نماز (ہندی) قیمت فی نسخہ ۱/-

گورمکھی لٹریچر

۱۔ پیغام صلح گورمکھی ملاپ سندیش قیمت فی نسخہ ۳/-
۲۔ ساڈا / ہمارا رسول " " ۲/-
۳۔ عرشی چولہ قیمت فی نسخہ ۴/-
۴۔ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ اور تعلیم وحدانیت " " ۴/-
۵۔ سکھ سینہا۔ / تمام دنیا کو ایک پیغام " " ۴/-
۶۔ اسلام اور سکھ گرنتھ " " ۱/-
۷۔ امن عالم۔ " " ۱/-

اردو لٹریچر

۱۔ پیغام صلح۔ قیمت فی نسخہ ۳/-
۲۔ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ اور تعلیم وحدانیت۔ قیمت فی نسخہ ۴/-
۳۔ آریہ سماج قیمت فی نسخہ ۲/-
۴۔ انکشاف حقیقت / ستیارتھ پرکاش ایجی ٹیشن پر تبصرہ حصہ اول قیمت فی نسخہ ۴/-
۵۔ موجودہ زمانہ کا اوتار۔ قیمت فی نسخہ ۸/-
۶۔ ہندو دھرم میں تعدد ازدواج " " ۱/-
۷۔ محاکمہ مابین آریہ سماج اور گاندھی " " ۸/-
۸۔ آئینہ اسلام معہ ویدک دھرم کی عکسی تصویر " ۱۲/-
۹۔ اچھوتوں کی حالت زار " ۳/-
۱۰۔ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام۔ " ۲/-
۱۱۔ اچھوت ادھار اور وید شاستر " ۳/-
۱۲۔ مسلم حقوق اور ہندو راجہ " ۴/-

جہاد کبیر

ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ فریضہ تبلیغ کو مقدم رکھے۔ اس کا ایک طریق یہ ہے۔ کہ غیر احمدی دوستوں کو احمدیہ لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا جائے۔ اس لئے احباب مندرجہ ذیل کتب دفتر تحریک جدید سے منگوا کر انگریزی اور اردو طبقہ میں کثرت سے تقسیم کریں۔ یہی آپ کا جہاد کبیر ہوگا۔

(۱) احمدیت یعنی حقیقی اسلام (انگریزی) اصل قیمت ۸/- رعایتی ۸/-
(۲) دی ٹرتھ (انگریزی) " ۶/- " ۴/-
(۳) احمدیہ البم (انگریزی) اصل قیمت ۱۲/- رعایتی ۸/-
(۴) انقلاب حقیقی۔ اصل قیمت ۶/- رعایتی ۴/-

(انچارج تحریک جدید)

فوری ضرورت

ایک ایسے مشینر کی فوری ضرورت ہے۔ جو سوڈا واٹر کی مشین سے سوڈا بھرنے سے واقف ہو۔ اور مشین کی ضروری مرمت وغیرہ کر سکے

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے اور دہلی میں ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے علاج سے کچھ افاقہ ہوگیا تھا لیکن پلاسٹر لگوانے کی وجہ سے اب طبیعت پھر زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ حرارت بھی ۱۰۲ تک ہو جاتی ہے۔ درد بھی ہوتا ہے اور کھانسی بھی آتی ہے اور بے چینی بے حد رہتی ہے لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خان کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار بیگم سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ۸ پارک روڈ دہلی

غیر مسلم اقوام کیلئے بیس ہزار روپیہ انعام

۲۰۰۰۰

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے۔ کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا۔ تب تب ان کی اصلاح کیلئے ایک خدائی راہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے یہی ربانی قانون ثابت ہے۔ خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جس کی تعلیم سے انسان دونوں جہان میں فلاح پا سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ولکل امۃ رسول۔ یعنی ہر ایک قوم کے لئے ایک رسول ہے۔ (سورہ ۱۰ آیت ۴۷) پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ثم ارسلنا رسلنا تترا۔ یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے (۲۳/۴۴)۔ مگر اسلام کے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا۔ اور صاف جتلا دیا۔ کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین۔ یعنی جو کوئی اسلام کے سوائے دوسرا دین چاہے گا۔ وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ (۳/۸۵)

اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرے۔

ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

قادیان میں سستی اور سکنی زمین خریدنے والوں کیلئے موقعہ

محلہ دارالفضل فروٹ فارم کی شمالی جانب چند کنال کے پلاٹ قابل فروخت ہیں۔ نیز محلہ دارالشکر میں بھی جو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی کے جانب شمال۔ اور نواں پنڈ احمد آباد کے جنوبی جانب واقعہ ہے جہاں بھی چند کنال کے پلاٹ قابل فروخت ہیں۔ ہر کنال کو دو دو راستے ہیں۔ جو دوست خریدنا چاہیں۔ وہ مجھ سے قیمت کا تصفیہ کر کے خرید سکتے ہیں پہلی اطلاع دینے والوں اور نقد قیمت دینے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

حاکم دین تاجر قادیان

حب اٹھرا جبر ڈ

اٹھرا کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا جبرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا جبرڈ کے استعمال سے بچہ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/- مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر بارہ روپیہ

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

دواخانہ معین الصحت قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۲ فروری۔ جرمن سائیلیشیا میں مارشل کونیف کی فوجیں برسلاؤ کے شمال مغرب میں دریائے اوڈر کو پار کرکے سو میل لمبے محاذ پر ۴۰ میل آگے بڑھ چکی ہیں۔ اس نواح میں روسیوں نے کئی اہم چھاؤنیاں دشمن سے چھین لی ہیں۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ اب وہ ایک ندی کو پار کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ایک ریلوے جنکشن پر بھی وہ قبضہ کر چکے ہیں مشرقی پرشیا کے مغرب کی طرف جرمنوں کے گھر جانے کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ مالبن کی بندرگاہ پر قبضہ کرنے کے بعد اب روسی مغرب کی طرف پھیل رہے ہیں۔ اور اس وقت ڈنزگ کے آس پاس اس علاقہ میں ہیں جو جنگ سے پہلے آزاد علاقہ کہلاتا تھا۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ مغربی محاذ پر برطانی اور کینیڈین دستے دشمن کے سخت مقابلہ کے باوجود نائمیگن کے جنوب اور جنوب مشرق میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس وقت رائن سے چار میل دور کلوس کے شہر میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ شہر کے شمالی حصہ پر اتحادی فوج قابض ہے اور جنوبی حصہ میں جرمن چھاتا فوج کٹ کٹ کر لڑ رہی ہے۔ ریشوالڈ کے جنگل میں اتحادیوں نے کلیٹ کو جانے والی سڑک کو کاٹ دیا ہے

واشنگٹن ۱۲ فروری۔ امریکن بم باروں نے جزیرہ فارموسا میں جاپانی ٹھکانوں کی خبر لی اور اس کے آس پاس سامان لے جانے والے دو جاپانی جہاز غرق کر دیئے۔ کچھ اوروں نے ڈچ ایسٹ انڈیز میں بورنیو کے جزیرہ پر حملہ کیا۔ اور سب سے بڑے ہوائی میدان پر بمباری کی۔ منیلا میں باقی ماندہ جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ جنرل میکارتھر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امریکن فوج اب لوزان کے مشرقی سمندری کنارے کی طرف بڑھتی جا رہی ہے۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ سر آغا خان ہندوستان آتے ہوئے رستہ میں مشرقی افریقہ بھی ٹھہریں گے۔ جہاں ان کے بہت سے مرید ہیں۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ گیارہ ہندوستانی اڈیٹروں کی ایک پارٹی کل بغداد پہنچی۔ اسے اٹلی اور مڈل ایسٹ کی ہندوستانی فوجوں کو دیکھنے کے لئے لے جایا گیا ہے۔ کل برطانی سفارتخانہ میں ان کو کاک ٹیل پارٹی دی گئی۔

دہلی ۱۲ فروری۔ کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے ہندوستانی ڈیلیگیشن کل روانہ ہو گیا۔ اس کے لیڈر آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب پہلے ہی لنڈن پہنچ چکے ہیں۔ سر مہاراج سنگھ نے جو اس وفد کے ممبر ہیں کہا کہ ہم ہندوستان کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ اور ہندوستان کے صحیح حالات دوسرے ممالک کے نمائندوں کے سامنے رکھیں گے۔

پیرس ۱۲ فروری۔ فرانسیسی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ برلن کے مشرق کی طرف واقع کئی اضلاع کو جنگی علاقہ قرار دیا گیا ہے شہری آبادی کو نکال لیا گیا ہے۔ اور غیر فوجی ٹریفک بند کر دیا گیا ہے۔ بڑی بڑی عمارتوں کو قلعہ بند کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے جو تازہ فوٹو لئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ برلن کو بمباریوں سے شدید نقصان پہنچا ہے شہر کے درمیان میں ڈیڑھ مربع میل رقبہ بالکل تباہ ہو چکا ہے۔ بڑا ڈاکخانہ۔ ریلوے سٹیشن۔ تار گھر۔ دفتر خارجہ۔ محکمہ ٹرانسپورٹ کے دفاتر۔ چانسلری۔ خفیہ پولیس کے دفاتر ٹاؤن ہال وغیرہ سب برباد ہو چکے ہیں۔

کانڈی ۱۲ فروری۔ اس وقت برطانی فوجیں مانڈلے سے صرف نو میل دور ہیں یہاں جاپانیوں کے بہت مضبوط مورچے بنے ہوئے ہیں

واشنگٹن ۱۲ فروری جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ منیلا کے بازاروں میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ جاپانیوں نے پرائیویٹ مکانوں اور سرکاری عمارتوں میں مورچے بنا لئے ہیں۔ جن پر ڈٹے ہوئے وہ سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ بی بی سی نے جرمنوں کے ایک اور فریب کا انکشاف کیا ہے۔ جرمن ریڈیو سٹیشن مختلف زبانوں میں خبریں ایسے رنگ میں براڈکاسٹ کرتے ہیں۔ جس سے غلط فہمی پیدا ہو۔ مثلاً بی بی سی کے نام سے یہ خبر براڈکاسٹ کی گئی ہے۔ کہ روس اور جرمنی میں عارضی صلح ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ وہ بی بی سی کے نام سے روس کی خبریں نہایت بھونڈے رنگ میں براڈکاسٹ کرتے ہیں

لنڈن ۱۲ فروری۔ وزیر اعظم جاپان نے اعلان کیا ہے کہ وزیر تعلیم اور کابینہ کے چیف سکرٹری نے استعفا دے دیا ہے۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ اس وقت دو لاکھ جرمن فوج یوگوسلاویہ میں رکی ہوئی ہے۔ اسے سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ چنانچہ اس کے پانسو اور ایک ہزار کے درمیان سپاہی روزانہ ہلاک ہوتے ہیں۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ ایک جرمن لیڈر نے جرمن اخباروں میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جسے جرمن ریڈیو سے نشر بھی کیا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ جرمنی اب بھی فتح حاصل کر سکتا ہے۔ اور وہ ابھی پورے زور سے لڑے گا۔ جرمن اتحادی فوجوں کو تھکا کر چور کر دیں گے۔

لکھنؤ ۱۲ فروری۔ یو۔پی اسمبلی کے سپیکر بابو پرشوتم داس ٹنڈن کو گرفتار کر لیا گیا ہے

لنڈن ۱۲ فروری۔ اٹلی میں پانچویں فوج کے محاذ پر معمولی سی جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ آٹھویں فوج کے محاذ پر موسم کی خرابی کی وجہ سے کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا۔ کل اتحادی بمباروں نے ڈالمیشیا کے ساحل پر بمباری کی۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ بی بی سی کے فوجی مبصر نے کہا ہے کہ روسیوں کی فوجی چالیں بہت پیچیدہ ہیں۔ وہ زمین جیتنے کی بجائے جرمن فوج کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ جرمنوں کی کوشش یہ ہے کہ دریائے اوڈر کے کنارے ایسی مضبوط قلعہ بندیاں تعمیر کریں۔ کہ روسیوں کے لئے ان میں سے گزرنا ناممکن ہو۔ جرمن اوڈر کے علاقے میں بہت بڑی فوج جمع کر رہے ہیں۔ روسیوں نے بالٹک سے لے کر برسلاؤ تک بے پناہ گولہ باری شروع کر رکھی ہے۔ اور دیکھنے والی بات یہ ہے کہ روسی پہلے سٹیشن پر پہنچتے ہیں یا برلن۔

برسلز ۱۲ فروری۔ بلجین ریڈیو سے اعلان کیا ہے کہ موسیو ٹانا کا (سوشلسٹ) نے نئی کابینہ قائم کر لی ہے۔

چنگکنگ ۱۲ فروری۔ چین میں پہل اب چینیوں کے ہاتھ میں ہے۔ ہانکو کینٹن ریلوے پر پورے قبضہ کے دعویٰ کے بعد جاپانی پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ انہیں خطرہ ہے کہ امریکن فوجیں چین کے ساحل پر اترنے کی کوشش کریں گی۔ اسلئے انہوں نے ہندچینی اور شنگھائی میں کمک بھیجی ہے۔ اور چین میں اب وہ مدافعانہ لڑائی لڑ رہے ہیں۔

دہلی ۱۲ فروری۔ سنٹرل اسمبلی کا اجلاس آج تھوڑی دیر کے لئے ہوا۔ دو چھوٹے چھوٹے سرکاری بل پاس کئے گئے۔ ایک بل سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔ ہاؤس کے لیڈر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ۴۳-۱۹۴۲ء میں ادھار و پٹہ کے قانون کے ماتحت ۲۳۴۰۵ اور ۴۴-۱۹۴۳ء میں ۳۰۶۳۱ موٹر چھکڑے ہندوستان پہنچے۔ ان میں ۱۲۱۴ صوبائی حکومتوں اور ۴۲۹ ہندوستانی ریاستوں کو دیئے گئے ۲۶۵۵ پرائیویٹ استعمال کے لئے لوگوں کے پاس فروخت کئے۔ پچاس لنکا گورنمنٹ نے ادھار لئے۔ باقی جنگی کاموں کے لئے استعمال میں لائے گئے۔

چنگکنگ ۱۲ فروری۔ شمال مشرقی برما میں پہلی چینی فوج کے دستے برما روڈ کے ساتھ ساتھ لاشیو سے ۱۷ میل دور ایک مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ ۳۲ ویں برطانی ڈویژن نے دریائے شوایگو کے مغربی کنارے پر ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اراکان میں کانگاؤ کی سڑک پر سے رکاوٹ دور کرنے کے لئے دشمن نے بہت کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکا۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ اتحادی دستے مغربی محاذ پر گینیپ کے شہر میں پہنچ گئے ہیں جو ریشوالڈ کے جنگل اور دریائے ماس کے درمیانی علاقہ میں واقع ہے۔ جرمن اس علاقہ میں قلعہ بندیاں کرنا چاہتے تھے۔ مگر ان کے پاؤں جم نہیں سکے۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ مارشل منٹگمری نے مغربی محاذ پر جو نیا حملہ اس ہفتہ شروع کیا ہے۔ اس نے جرمن ہائی کمانڈ کو تذبذب میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے اس محاذ سے کچھ فوجیں مشرقی محاذ پر منتقل کر لی تھیں۔ اور اس طرح برلن کی حفاظت کے لئے زیادہ سے زیادہ انتظامات کرنا چاہتے تھے۔ مگر اس طرح روہر کا علاقہ سخت خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ سائیلیشیا کے صنعتی علاقہ کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد جرمنوں کی زندگی کا انحصار اب روہر کے کارخانوں وغیرہ پر ہے

لنڈن ۱۲ فروری۔ لنڈن ٹائمز نے لکھا ہے کہ جنرل فرانکو نے مسٹر چرچل کو لکھا تھا کہ اب جبکہ جرمنی [illegible]ت ہونے والی ہے۔ برطانیہ اور سپین کو مل کر روس کے خطرہ کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ مسٹر چرچل نے اس کے جواب میں لکھا کہ سپین کا رویہ غیر جانبدارانہ